مرزائیت اور عیسائیت

اپنے آئینے میں

مصنف صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام صاحبزادہ سید فرید الحسن کاظمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ



ناشر مکتبہ غوثیہ ہول سیل (رجسٹرڈ)

مین یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان

03010035566

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ

صاحبزادہ سید محمد جمال الدین شاہ کاظمی کی ایمان افروز، باطل سوز تحریر

حصہ اوّل

مرزائیت

اپنے .... آئینے .... میں ....

مصنف = صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام == صاحبزادہ سید محمد فرید الدین کاظمی مدظلہ العالی

03010035566

ناشر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل (رجسٹرڈ)

نزد: دارالعلوم غوثیہ عسکری پارک، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان

Ph : 4926110 - 4910584 Mobile : 0300 : 2196801

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ

صاحبزادہ سید محمد جمال الدین شاہ کاظمی کی ایمان افروز، باطل سوز تحریر

حصہ اوّل

مرزائیت

اپنے .... آئینے .... میں ....

مصنف: صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام: صاحبزادہ سید محمد فرید الدین کاظمی مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل (رجسٹرڈ)

نزد: دارالعلوم غوثیہ عسکری پارک، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان

Ph : 4926110 - 4910584 Mobile : 0300 : 2196801

نام کتاب	⇐⇐⇐	مرزائیت اور عیسائیت (اپنے۔۔۔آئینے۔۔۔میں)
مصنف	⇐⇐⇐	صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ
باہتمام	⇐⇐⇐	صاحبزادہ سید محمد فرید الدین کاظمی مدظلہ العالی
زیر سرپرستی	⇐⇐⇐	محمد قاسم جلالی (بانی وچیئرمین ویلکم ویلفیئر ٹرسٹ، پاکستان)
زیر نگرانی	⇐⇐⇐	حافظ محمد جمیل قادری، محمد نواز ہزاروی
کمپوزنگ	⇐⇐⇐	شازیہ قادری صاحبہ
پروف ریڈنگ	⇐⇐⇐	طارق بن آزاد، دانش رضا قادری
سن اشاعت	⇐⇐⇐	باراول===ستمبر 2005
تعداد	⇐⇐⇐	1100
صفحات	⇐⇐⇐	24
قیمت	⇐⇐⇐	

ناشر

ہول سیل (رجسٹرڈ)

مکتبہ غوثیہ

نزد : دارالعلوم غوثیہ وعسکری پارک، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان

Ph : 4926110 - 4910584 Mobile : 0300 : 2196801

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

آج جن حالات سے اسلام کو واسطہ پڑ رہا ہے وہ تاریخ کا تاریک ترین اور خون آلود باب ہے اسلام پر ہمیشہ بھیانک حملے ہوئے ہیں لیکن آج کی تیراندازی بے پناہ عیاری کا ثبوت مہیا کرتی ہے گلوں کو تو ہمیشہ کاٹا جاتا رہا لیکن گلستان اجاڑنے کی فکر آج کی جا رہی ہے پتے تو پہلے بھی جھڑتے رہے شاخیں بھی سفاکوں کے ہاتھوں کٹتی رہیں لیکن تنوں کو بنوں سے اکھیڑنے کا اہتمام آج کیا جا رہا ہے ضرور قاتل کا کچھ انداز بدل گیا ہے مادی ترقی کے ساتھ ذہنی قوت بھی کچھ قوی ہوگئی ہے آج علی الاعلان اسلام کے خلاف آواز بلند نہیں ہوتی بلکہ اسلام کے لبادے میں بگلا بھگت اپنا مشن کامیاب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کسی حد تک یہ طریقہ کامیاب بھی ثابت ہوا ہے۔ عوام الناس کے لئے یہ جال صیادوں نے نہایت مضبوط پایا ہے۔

لیکن الحمدللہ! کہ شیدایان اسلام رنگ و بو اور خار و گل سے بے نیاز ہمیشہ باطل کے لئے سیف اللہ بنے رہے نہ تو انہیں کبھی طاقت سے، نہ لالچ سے، نہ دلائل سے پست کیا گیا اور نہ ہی کبھی تلواروں کی جھنکاروں میں ان کی صدائے حق دب سکی، ان کے نعرے ہمیشہ ظلمتوں کے سینے چاک کرتے رہے ان کی تبلیغ و ارشاد ہمیشہ کفار و منافقین کے بدنما چہرے بے نقاب کرتی رہی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

الحاصل: آج کی بڑھتی گمراہی قابل صد افسوس ہے لیکن اس کے باوجود ملت اسلامیہ کا جو نقصان مرزائیت نے کیا ہے وہ محض ناقابل تلافی ہی نہیں بلکہ اسلام کے شفاف دامن پر ایک زبردست بھدا اور گندا داغ ہے جو مدتوں تک دھل نہ سکے گا اور تا قیام قیامت ملت اسلامیہ مرزا اور اس کے حواریوں پر لعنتیں برساتی رہے گی مرزا

نے جس بیہودگی، دریدہ ذہنی و بدگوئی سے کام لے کر اپنی کتابوں میں معظمینِ اسلام انبیاء کرام علیہم السلام کی ذوات مقدسہ پر کیچڑ اُچھالا ہے اس کی مثال ناپید ہے اور شائد اس قسم کے خرافات اس ہی کا واحد حصہ تھے حکومت سے بھی التجا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس فرقہ ضالہ غالیہ مضلہ فاسقہ کافرہ کو نہ تو کسی قسم کی امداد دینی چاہیے اور نہ ہی انہیں اعلیٰ ملازمتوں پر مقرر کر کے حکومت کو بین الاقوامی سطح پر یا اسلامی بلاک کے مشترکہ ممالک میں کمزور کرنے کی اجازت دی جائے اس سے قبل ظفر اللہ سے جو نقصان پاکستان کو بیرونی سیاست میں اسلامی لحاظ سے پہنچا ہے اسی سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور ماضی کے تجربات کو حال و مستقبل کے لئے خضر راہ بنانا چاہیے اور مرزائی فرقہ کے مسائل کو اقلیت کی صورت میں حل کرنا چاہیے اور ان کو اکثریت قرار نہ دے کر مسلمانوں کو ظلم عظیم سے بچایا جائے اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر کے اس فتنہ عظیم کو ختم کیا جائے اور خصوصاً ان عناصر پر پابندی عائد کی جائے جو کہ اعلیٰ ملازمتوں پر مقرر ہیں تاکہ وہ اپنے عہدوں کے بل بوتے پر مرزائیت کو چار چاند نہ لگا سکیں مقام صد افسوس ہے کہ ملت اسلامیہ پاکستان میں اسلام کے زبردست مخالف نہ ہی صرف قیام پذیر ہیں بلکہ یہ "باغی" مالکان ملت کو ملک سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کس کی سرد مہری کا نتیجہ ہے کاش اگر ذمہ دار افراد ذرا بھر تامل کرتے تو ملک تباہی اور اسلامی بحران سے بچ جاتا اب بھی وقت ہے کہ ارباب حکومت اس طرف توجہ دیں۔ "دیدہ باید"

ختم نبوت پر تحقیقی نظر

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے۔ (ملاحظہ ہو)

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں ۔ (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء قادیان) اور مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ آقائے نامدار جناب محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد نہ کوئی نبی ہو سکتا ہے اور نہ رسول۔

نبی خواہ ظلی ہو یا مستقل بہر صورت نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہے آپ (ﷺ) خاتم النبیین و خاتم نبوت ہیں آپ (ﷺ) کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب ہے

اب میں مرزا کے دعویٰ پر چند استحالے اور اس کے ساتھ قرآنی دلائل پیش کر کے مرزا کی تہذیب اور استعداد نبوت کا راز افشاء کر کے رسالہ ختم کر دوں گا رسالے کو زیادہ سے زیادہ شائع کرنے کے لئے بالکل مختصر کر رہا ہوں اور اس بناء پر عقلی دلائل کو نقلی دلائل سے زیادہ ذکر کیا گیا ہے اور اگر ضرورت محسوس ہوئی اور کسی مرزائی سے اس کا جواب لکھنے کی ہمت ہوئی تو انشاء اللہ پھر ختم نبوت پر مبسوط کتاب لکھوں گا جو دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے لبالب ہوگی۔ وما توفیقی الا باللّٰہ حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر.

ایک نبی کے بعد دوسرے نبی یا رسول کی ضرورت تب محسوس ہوتی ہے جبکہ پہلے نبی کی شریعت میں تغیر تبدل ہو جائے اور لوگ اس سے بالکل علیحدگی اختیار کر لیں یا کوئی ایسے مسائل پیدا ہو جائیں جن کا حل اس دین یا رسول کی لائی ہوئی کتاب یا صحیفہ میں موجود نہ ہو یا کسی نبی کو معاون نبی دیا جائے جبکہ نبی کو معاون کی ضرورت ہو خواہ وہ پہلے نبی کی زندگی میں ہو یا بعد میں، اسی کو ظلی نبی کہتے ہیں ان تین صورتوں کے علاوہ کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نہیں بھیجتا کیونکہ نبی و رسول کی زندگی اور بعثت کا مقصد ہدایت اور تبلیغ ہے اور یہ ان کی زندگی کا جزو لازم بحیثیت شرط ہوتا ہے۔ ''اذا فات الشرط فات المشروط'' جب تبلیغ یا ہدایت کی ضرورت نہ ہو اور شرط کا فقدان ہو اس وقت نبی کی بعثت کسی حد تک تحصیل حاصل ہوتی ہے اور مسلمہ طور پر تحصیل حاصل باطل ہے ہدایت اور تبلیغ کے فریضہ کے سوا نبی کا مبعوث ہونا بے معنی اور باطل ہے۔

اولاً: فکر طلب امر یہ ہے کہ کیا حضور اکرم (ﷺ) کے دین میں کیا کمی زیادتی قطع برید ہوئی ہے یا نہیں۔

ثانیاً: آپ کا مشن اور دین کتاب اللہ قرآن پاک ہے جب آپ کا دین جس کی اشاعت آپ پر فرض تھی وہ قرآن پاک ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ کیا وہ قابل قطع و برید یا افراط و تفریط ہے یا نہیں اس کے لئے ہم دلائل پیش کرتے ہیں۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ'' ۔قرآن پاک میں شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں۔''لا تبدیل لکلمات اللّٰہ'' قرآن پاک میں تغیر و تبدل نہیں۔''انّا نحن نزّلنا الذکر و انا لہ

الحافظون" بیشک ہم نے قرآن پاک کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔"تفصیلا لکل شئی " قرآن پاک میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے۔" وانہ لکتاب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید" ۔اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا۔

ان آیات مقدسہ سے یہ دعویٰ مبرھن ہو گیا کہ کلام اللہ ہر قسم کی قطع و برید افراط و تفریط سے محفوظ و مامون ہے اور نبی آخر الزماں (ﷺ) کا دین کیا تھا قرآن پاک اور قرآن پاک ہر قسم کی خامی سے قطعی محفوظ ہے تو پہلی صورت جس کے لئے ایک نبی کے بعد دوسرا نبی یا رسول مبعوث ہوتا ہے باطل ہو گی لہذا دین میں کسی خامی کے باعث مرزا کا نبی بن کر آنا باطل ہوا۔دوسری صورت یہ تھی کہ پہلے دین اور شریعت میں جدید مسائل کا حل ناپید ہو اور پہلی شریعت کسی وجہ سے جامع نہ ہو تو دوسرا نبی یا رسول بھیجا جاتا ہے اب ہم دین اسلام کی جامعیت پر نظر ڈالتے ہیں۔" ولا حبۃٍ فی ظلمٰتِ الارض ولا رطبٍ ولا یابسٍ الا فی کتابٍ مبین" ۔یعنی زمین کی تاریکیوں میں کوئی ایسا دانہ نہیں اور نہ ہی کوئی تر اور خشک چیز جو کتاب مبین میں لکھی نہ گئی ہو۔" وما من غائبۃٍ فی السماء والارض الا فی کتابٍ مبین"۔آسمانوں اور زمینوں کے غیب قرآن پاک میں موجود ہیں۔وکل شئی احصینہٗ فی امامٍ مبین" ۔اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ دین مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام یعنی کلام ربی میں تمام علوم درج کر دیئے گئے ہیں جو کہ ہر وقت کی ضرورت اور ہر قسم کے مسائل خواہ وہ جدید ہوں یا قدیم سب کے حل کے لئے کافی ہے نبی کی بعثت کی دوسری صورت یہ تھی کہ پہلے نبی کا دین یا رسول کی کتاب جدید مسائل پر حاوی نہ ہو جب یہ ثابت ہو گیا کہ نبی آخر الزماں (ﷺ) کا دین تمام جدید و قدیم مسائل پر نہ صرف حاوی ہے بلکہ ہر تحقیق کا منبع ہر باریکی کا معدن اور ہر عقدہ کا حل ہے تو اس صورت میں بھی مرزا کا ادعائے نبوت باطل ہے۔تیسری صورت یہ ہے کہ کسی نبی کو

معاون نبی دیا جائے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام معاون دیئے گئے تھے جس کا مرزائی دعویٰ کرتے ہیں اور ظلی نبوت پر زور دیتے ہیں ملاحظہ ہو ارشاد ربی ہے۔"وما ارسلنک الا کافة للناس" یعنی اے حبیب ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے کافی بنا کر بھیجا ہے اس کی تفسیر حدیث پاک سے ملاحظہ ہو "ارسلت الی الناس کافه" میں تم لوگوں کے لئے کافی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام لوگوں کے لئے کافی ہیں بلکہ عالمین کے لئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت ورسالت کافی ہے۔"وما ارسلنک الا رحمة للعالمین"۔ "نہیں بھیجا ہم نے آپ کو اے محبوب! مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت"۔ آپ عالمین کیلئے رحمت ہیں جب عالم کیلئے رحمت ہیں تو رحم کی کوئی خاص قسم مراد ہوگی اور کسی خاص نوعیت کا رحم ہوگا اور وہ نبوت ورسالت اور تبلیغ وہدایت ہے آپ کی نبوت سے عالمین کے گم کردہ راہ انسانوں نے اپنے مقامات پہچانے تو رحمت بمعنی نبوت ہوئی تو آپ کی نبوت عالمین کے لئے عام اور جمیع الناس کے لئے کافی ہے اس تحقیق کی روشنی میں دیکھا جائے کہ مرزائی جو مرزا کے لئے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان کا یہ دعویٰ آیت "وما ارسلناک الا کافة للناس" کے معارض اور مقابل ہے آیت سے جس چیز کی نفی ہوئی ہے مرزائی اسی کو ثابت کر رہے ہیں تو یہ ایک اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ جو چیز قرآن مجید کے معارض ہو وہ باطل ہوتی ہے لہذا ظلی نبی کا آنا باطل ہوا تو مرزا کا دعویٰ ظلی نبی بھی بے بنیاد باطل اور قرآن پاک کے صریح مخالف ہے تینوں صورتیں جو کہ ذکر ہو چکی ہیں عقلاً نقلاً باطل ہیں اب ایک چور دروازے کا راز ملاحظہ ہو۔

"مرزائی قادیانی حضرات کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد (العیاذ باللہ) عیسیٰ علیہ السلام ہے اور نزول کا معنی عام ہے یہ ضروری نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں مرزائی حضرات سے گزارش ہے کہ واقعی اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہے اور نزول کا معنی بھی عام ہوسکتا ہے تو کیا حدیث پاک میں نزول کی جگہ کا کوئی تعین ہے یا نہیں جغرافیائی لحاظ سے وہ مقام کون سا ہے کیا مسجد اقصیٰ بیت المقدس پر آپ نزول نہیں فرمائیں گے اگر کثیر احادیث سے ~~بعد~~ مقام نزول عیسیٰ علیہ السلام مسجد اقصیٰ ثابت کر دے تو کیا مرزائی اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ کر صحیح مسلمان ہو جائیں گے اگر کوئی ایسا مرزائی

ہے تو بندہ سے رجوع کرے۔

مرزا صاحب! عیسیٰ علیہ السلام کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مسجد اقصیٰ بیت المقدس پر نزول فرمائیں گے اور مرزا صاحب قادیان میں پیدا ہوئے بڑے ہوئے اور پھر وہاں سے ربوہ آئے اس تفاوت کے باوجود کیا مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام ہو سکتے ہیں اور یہ بھی دکھائے کہ کہیں لکھا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام قادیان میں پیدا ہونگے اور یہ بھی واضح کیجئے کہ نزول اور تولید میں کوئی فرق ہے یا نہیں اور بیت المقدس اور قادیان میں بھی کوئی فرق ہے یا نہیں۔

"فان لم تفعلو ولن تفعلو فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ"

اگر مذکورہ بالا سوالات کے جوابات نہ بن آئیں تو مرزائی صاحبان کو چاہیے اپنے جسموں کو دہکتی آگ کے شعلوں سے بچانے کی راہ اختیار کریں اور میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرزائی ان سوالات کے جوابات نہیں دے سکتا اگر کسی میں جرأت ہے تو میدان میں آئے دیکھا جائے گا۔

ختم نبوت پر مختصری بحث آپ نے ملاحظہ فرمائی اس تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا کہ آقائے نامدار فخر موجودات (ﷺ) کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں تو پھر مرزا صاحب کے مشن کو ڈھونگ اور روٹی کمانے کا ذریعہ ہوس زر اور شوق وقار ہی کہا جائے گا حاجی حق حق کوٹلوی نے مرزا صاحب کی کیسی بہترین تصویر پیش کی ہے۔

ہم جانتے ہیں پیٹ کی خاطر ہیں سارے ڈھونگ دعوے کئے جتنے بھی ایک بو الفضول نے
میرے رسول نے تو دیئے توڑ سارے بت اور روٹیاں ہی توڑی ہیں تیرے رسول نے

نبی کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود مرزا کا دعویٰ بن بلائے مہمان کا آئینہ دار ہی ہوگا اور یہ کہنا پڑے گا کہ کمبل کو تو میں چھوڑتا ہوں کمبل مجھے نہیں چھوڑتا نبوت کا دروازہ تو بند ہے مگر مرزا صاحب بھنگ کے نشہ میں مدہوش درِ جانان پہ دستک دیتے ہی رہے۔

ع "ایں چہ بو العجبی است"

اب یہ کہ مرزائیوں کے دعوے کے مطابق اگر نبی کی ضرورت تھی اور مرزا

ظلی نبی یا مسیح موعود بن کر آئے تو اب قارئین یہ ملاحظہ فرمائیں کہ یا مرزا نبوت کے قابل تھا اور اس کے اخلاق کیا ایک نبی کو زیب دیتے ہیں اور اتنی پست اخلاقی کے باوجود دعویٰ نبوت کیا ایک مضحکہ خیز چٹکلہ نہیں اور کیا مرزا اپنی تحریروں کے چنگل میں پھنس کر صرف ایک ڈرامہ ہی بن گئے۔

اعدلو هو اقرب للتقوى

ز ق ل ک ف ر ک ف ر نب ا ش د

حضرت ابراهیم علیہ السلام کی شان میں زبردست گستاخی

ملاحظہ ہو! میں ابراہیم ہوں اب میری پیروی میں نجات ہے خدا نے میرا نام ابراہیم رکھا ہے جیسا کہ فرمایا "سلام علی ابراهیم ما فینا. ونجینا من الغم واتخذ وامن مقام ابراهیم مصلی" یعنی سلام ہے ابراہیم پر یعنی اس عاجز پر ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ایک غم سے اس کو نجات دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تو نجات پاؤ گے یہ قرآن مجید کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا ہے تم عبادتوں اور عقیدوں کو اس طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا۔ یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پا جائے گا جو کہ اس ابراہیم کا پیروکار ہوگا۔ (ضمیمہ گولڑویہ)

افسوس! ابراہیم بننے کا دعویٰ کرنے والا ذرا تامل کرتا تو کیا ہی اچھا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں زہر آلود گستاخیاں

ملاحظہ ہو! "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بدزبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے انہوں نے زبان کی ایسی تلوار چلائی کہ کسی نبی کے کلام میں ایسے سخت اور آزاردہ الفاظ موجود نہیں"۔ (ازالہ اوہام)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں''۔ (چشمہ مسیحی)

اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی تک کہا۔ (العیاذ باللہ)

ملاحظہ ہو ! حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح)

میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔

(ریویو جلد اول قادیان ۱۹۰۲ء)

آپ نے مرزا کی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقائد کی سادہ سی جھلک ملاحظہ فرمائی مزید چند حوالے ملاحظہ ہوں تاکہ مرزا کی شخصیت مکمل کھل کر آپ کے سامنے آجائے۔

ملاحظہ ہو ! یسوع کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور ایسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم و نور القرآن)

نوحہ کناں ہوں مرزائی، مرزا کی اس بیہودگی پر اور حق و صداقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا عقیدہ صحیح کریں اور ایسے واہیات انسان کی پیروی کو خیرباد کہہ کر از سر نو اسلام کا صراط مستقیم اختیار کریں۔ ''امنو باللہ و کتبہ و رسلہ'' پر ایمان رکھتے ہوئے دولت ایمانی سے اپنا دامن پر کریں۔ معاملہ اظہر من الشمس ہونے کیلئے چند مزید حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو نبی بنایا اسلئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا ہے خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود کو بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر

ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام ''غلام احمد'' رکھا۔ (دافع البلاء) سر تا سر غداری مکاری دغابازی دروغ کی انتہا اسی پہ نہیں بلکہ اس سے مزید بڑھ کر ملاحظہ ہو'' ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے''۔ یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اگر تجربہ کی رو سے خدائی تائید مسیح بن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ (دافع البلاء)

دجال ابن دجال

مرزا جی نے تو جو اکابرین اسلام پر تلوار چلائی وہ آپ نے ملاحظہ فرمائی اور آئندہ اوراق میں بھی ملاحظہ فرمائیں گے لیکن مقام صد افسوس ہے کہ پنڈت جی کے چیلوں گرو گھنٹیلوں نے بھی بانی اسلام کی ذات مقدسہ مطہرہ تک دست درازی کی ملاحظہ ہو۔ ''اگر کوئی شخص مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا محمد صلعم سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کر سکتا ہے تو میں کہا کرتا ہوں کہ خدا نے اس مقام کا دروازہ بھی بند نہیں کیا ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد صلعم سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے۔

(خطبہ مرزا محمود الفضل ۱۶ جون ۱۹۴۴ء)

حقیقت یہ ہے کہ اس فرقہ عالیہ کافرہ کا معجوم مرکب اور اجزائے ترکیبی کچھ ایسے ہی تھے کہ۔

ع گر بہ امیر و سگ وزیر و موش را دیواں کنند..... ہمچو ازباب دولت ملک را ویراں کنند

جناب سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں شرمناک گستاخی

اے پہلو میں قلب سلیم رکھنے والو! اے کلمہ پڑھنے والو اور اس پر ایمان رکھنے والو کون نہیں جانتا کہ حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آقائے نامدار، مدنی تاجدار، حبیب پروردگار جناب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لخت جگر ہیں اور آپ کے عظیم مرتبے سے کون واقف نہیں حقیقت یہ ہے کہ انسانی غیرت اور انسانیت کی راہ ہی تو انہوں نے قائم کی ہے کہ۔

جب کبھی غیرت انساں کا سوال آتا ہے ۔ فاطمہ زہرا تیرے پردے کا خیال آتا ہے

یہ واشگاف حقیقت ہے کہ چند سطور میں آپ کے محاسن ومناقب فضائل و کمالات کا احاطہ نہ صرف مشکل ہے بلکہ محالات سے کہا جائے تو بھی مبالغہ نہ ہوگا آپ کی زندگی کے ایک پہلو پر سینکڑوں کتابیں لکھی جائیں تو کم ہیں آپ کی عصمت وعفت دنیائے عالم کی ناموس وغیرت ہے۔

بے اجازت جن کے گھر جبرائیل آتے نہیں ... قدر والے جانتے ہیں قدر وشان اہل بیت

لیکن افسوس! کہ آپ کی ذات مقدسہ مطہرہ بھی اس سفاک زمانہ دجال و کذاب مفتری وکافر شقی ولیئم مرزا سے نہ بچ سکی ملاحظہ ہو۔

''حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا'' (ایک غلطی کا ازالہ)

کتنی حیاء سوز اور ذلیل حرکت ہے اگر یہی مرزا کی بہو بیٹیوں کے متعلق کہا جائے تو امید ہے کہ وہ مارے غصے کے لال پٹاخہ بن جائے گا اور اپنا منہ پیٹ دے گا یہ مرزا کی کیفیت ہے جس کی غیرت کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا اور وہ بے غیرت وبدکردار عالم ہے۔

لیکن آقا ومولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لخت جگر کے متعلق ذہن میں ایسا خیال لانا کھلا کفر ہے اور زبردست طوفان بدتمیزی اور بے پناہ کمینگی نہیں تو اور کیا ہے۔اے مسلمانان عالم! کیا ایسا انسان نبوت کے قابل ہے کیا ایسا بدمعاش کمینہ فطرت مسلمانوں کے سامنے بات کرنے کے بھی قابل ہے پھر بھی ان لوگوں پر افسوس ہے جو کہ مرزا اور اس کے پیروں کاروں کو مسلمان تصور کرتے ہیں مرزائی ان عقائد فاسدہ کی بناء پر قطعی کافر ہیں اور ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے یہ فقط میرا ہی فتویٰ نہیں بلکہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اس پر اجماع ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں جہل آمیز گستاخیاں

جگر گوشہ بتول، دلبند علی المرتضیٰ، برادر حسن مجتبیٰ، راکب دوش مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)، شہید کرب وبلا، شہزادہ گلگوں قبا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی ذات مقدسہ سے کون کلمہ گو واقف نہیں اور امام ہمام سے جو محبت مولائے کائنات (علیہ السلام) کو تھی اس کا کون معترف نہیں اور یہ حقیقت براہین سے مبرہن ہے کہ آپ کی شہادت عالم اسلام کی نہ صرف مثالی شہادت ہے بلکہ آپ نے جام شہادت نوش فرما کر حق کی بنیادوں کو حصن حصین بنا دیا ہے۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین ..... دین است حسین دیں پناہ است حسین

سر داد نہ داد دست در دست یزید ..... حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

آپ کی عبادت، ریاضت، سخاوت، ولایت، شرافت، ذکاوت، نیابت، خلافت، قیادت، امامت، جرأت، شجاعت، لطافت، نفاست، فصاحت، بلاغت، امانت، صداقت، فہامت، دیانت، اور شہادت عالم کے باکمال لوگوں کے لئے سنگ میل اور نشان راہ کا مرتبہ رکھتی ہے اور آپ کا خون سالکین کو منزل مقصود کا راہ دکھاتا ہے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف شہید ہی نہیں بلکہ آپ امام الشہداء ہیں آپ زندہ ہیں اور آپ کا خون اسلام کے پودے کے لئے روح بن چکا ہے۔

مرتبہ اسلام کا جس نے دوبالا کر دیا ..... خون نے جس کے دو عالم میں اجالا کر دیا

لیکن افسوس! کہ دجال وقت مرزا غلام احمد قادیانی کی قلم شوخ اور تخیلات فرسودہ و ذہن بوسیدہ و شرافت از دست رفتہ بے علم و بے فہم جاہل مرکب و مجہول مطلق کے ذہن یہودی، ارادہ یزیدی و عقل آوارہ سے اسلام کے شہید اعظم کی ذات مقدسہ بھی محفوظ نہ رہ سکی۔ ملاحظہ ہو۔

تم مجھے گالی دیتے ہو اور میں نہیں جانتا کہ کیوں مجھے گالی دیتے ہو کیا امام حسین کے سبب سے تمہیں کوئی رنج پہنچا ہے پس تم افروختہ ہوئے کیا تم اس حسین کو تمام دنیا سے زیادہ پرہیزگار سمجھتے ہو اور یہ بتلاؤ کہ اس سے تمہیں دینی فائدہ کیا پہنچا میں تمہیں حیض والی عورت کی طرح دیکھتا ہوں تم نے حسین کو تمام مخلوق سے بہتر سمجھ لیا ہے گویا آدمیوں میں وہی ایک آدمی تھا کاش تمہیں سمجھ ہوتی کیا تم نے اس حسین کا مقام دیکھ لیا ہے یا ساری عمارت ظن پر ہے کیا تم اس حسین کو محض جھوٹ اور افتراء کی راہ سے بلند کرنا چاہتے ہو کیا تم اس کو وہ پیالہ پلانا چاہتے ہو جو خدا نے اس کو نہیں پلایا۔ "وانّ مقامی" اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا

ہے۔(اعجاز احمدی، درثمین)

آپ نے مرزا کی سعی مذموم ملاحظہ فرمائی جو کہ اس نے امام حسین کا مرتبہ گھٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اس کے جواب میں عرض ہے کہ "قل موتوا بغیظکم"۔ لیکن مرزا کی اسی مقام پر آتش انتقام سرد نہیں ہوئی بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر ملاحظہ ہو۔

کربلائے است سیر ہر آنم ... صد حسین اندر گریبانم (درثمین)

ترجمہ: میری ہر سیر کربلا ہے ... اور میرے گریبان میں سو حسین ہیں

بہر صورت اہل انصاف یہ فیصلہ خود کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی اہل بیت کے متعلق کتنے کافرانہ اور ذلیلانہ عقائد کا مالک ہے اور اہل بیت کے بروج مشیدہ پر اس نے کس نافہمی سے تیراندازی کی ہے مرزا اور اس کے ہمنواہی "قد خسروا خسرانا مبینا" کے مصداق نہیں تو اور کیا۔ اور "لعنهم الله فى الدنيا والا خرة" وغیرہ ان جیسے فساق منافقین کے حق میں نازل نہیں ہوئیں تو اور کیا۔

یہاں تک مختصراً مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ذکر کیا گیا۔ جو اس کا اکابرین اسلام کے متعلق تھا اب ایک جھلک ان عبارات کی ملاحظہ فرمایئے جو مرزا صاحب نے اپنی مدح میں تحریر فرمائیں عبارات علی سبیل الاختصار ذکر کردی جائیں گی اور آخر میں کتاب کا حوالہ ہوگا۔ ملاحظہ ہوں!

❁مرزا قادیانی کی عقل کی چتا❁

❁۱❁ میں خدا کا باپ ہوں ❁۲❁ خدا کا بیٹا ہوں (حقیقت الوحی)

❁۳❁ خدا کی بیوی ہوں ❁۴❁ خدا کا نطفہ ہوں ❁۵❁ خدا کے مانند ہوں ❁۶❁ خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار فرمایا اور اس عمل سے میری حالت ناقابل بیان ہوگئی۔ (اربعین)

❁۷❁ مذکر ہوں مجھے شہوت ہوتی ہے ❁۸❁ مؤنث ہوں مجھے حیض آتا ہے ❁۹❁ میرا بیٹا خدا ہے گویا خدا ہے۔ (حقیقت الوحی)

۱۰۔ اولاد آدم بھی نہیں ہوں ۱۱۔ آدم بھی ہوں یعنی پیغمبر ۱۲۔ پچاس آدمیوں کی قوت باہ رکھتا ہوں ۱۳۔ نامرد ہوں ۱۴۔ برہمن ہوں ۱۵۔ رودر گوپال ہوں ۱۶۔ اسرائیلی ہوں یعنی یہودی ۱۷۔ بے شک ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں ۱۸۔ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے ۱۹۔ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر کنجریوں اور بدکار عورتوں کی اولاد نے مجھے نہیں جانا۔ (اربعین نجم الہدیٰ، نزول المسیح، آئینہ کمالات اسلام)

جو حضرات میری ترش و تلخ تحریر سے دل برداشتہ ہوں ان کی خدمت میں میری مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ مرزا کی اپنی عبارات دیکھ کر فیصلہ کریں کہ کیا میں نے حقیقت کا پردہ کھولا ہے یا غلط بیانی کی ہے کسی شک و شبہ کیلئے بندہ سے رجوع کریں انشاء اللہ ہر قسم کی تسلی کرائی جائے گی۔

ارباب اختیار سے گزارش ہے کہ ان حوالہ جات پر اپنی توجہ مرکوز فرماتے ہوئے حق و باطل کا فرق کریں جس چیز کو پروردگار عالم نے صاف فرما دیا ہے انسانی اختلاط اس میں پرکاہ کا مرتبہ بھی نہیں رکھتا۔ "حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب"

"وما علینا الا البلاغ المبین"

کرم فرما حضرات سے گزارش ہے کہ بندہ کی کوشش کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعوات حسنہ سے نوازیں اور خصوصاً عشق حبیب (ﷺ) کی مبارک دعاؤں سے بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

سید محمد جمال الدین کاظمی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ

صاحبزادہ سید محمد جمال الدین شاہ کاظمی کی ایمان افروز، باطل سوز تحریر

حصہ دوئم

عیسائیت

اپنے .... آئینے .... میں ....

صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

نحمدهٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم

امابعد

یہ ایک نہایت ہی دلدوز داستان ہے جسے سن کرادنیٰ عقل رکھنے والوں کے بھی دل دہل جاتے ہیں کہ جس دین اور مذہب کی اشاعت کرنے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے یا ان سے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے یا صحائیف یا کتب سماوی نازل ہوئیں۔

انجیل کی حقیقت

دور حاضر کی عیسائیت نہ صرف اس سے کوسوں دور ہے بلکہ صراحۃً اس کے مخالف ہے۔آج انجیل کا نام ونشان تک باقی نہیں ہے وہ انجیل جو احکامات خداوندی کی ایک زندہ مثال تھی اس کو صرف مسخ نہیں کیا گیا اوراس میں انسانی کلام کی کمی زیادتی ہی صرف روانہیں رکھی گئی بلکہ اسے بازیچہ اطفال بنا دیا گیا ہے اوراس جرم کی تمام تر ذمہ داری پادری صاحبان پر عائد کی جاتی ہے آج کی لاتعداد انجیلیں وہ نہیں جو انجیل کہ کلام ربانی پر مشتمل تھی انجیل حق ہے اس کا نزول حق تھا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگذیدہ رسول ہیں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں داخل جمیع افراد کو اللہ تعالیٰ کی ان تمام کتب اور رسل پر ایمان رکھنا ضروری ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر جناب مصطفیٰ (ﷺ) تک تشریف لائے لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی آج کی موجودہ انجیلیں وہ نہیں بلکہ پادری حضرات کی ذہنی کاوشیں ہیں اگر واقعی یہ انجیلیں حقیقی انجیل کی نقل ہیں تو چند سوال پیدا ہوتے ہیں۔

ا...... انجیل کس زبان میں تھی آپ کو طوعاً وکرہاً یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی وہ انگریزی اوراردو میں نہیں تھی بلکہ وہ عبرانی میں تھی۔

۲...... اگر وہ عبرانی میں تھی تو اسے اردو یا انگریزی میں تبدیل کس نے کیا اللہ تعالیٰ نے یا عیسائی صاحبان نے آپ کو یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ اسے عیسائیوں نے تبدیل کیا اب کسی کو یہ کس طرح یقین دلایا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمے واقعی اسی انجیل کے حرف بہ حرف

صحیح ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ اصل کتاب سامنے ہوتو پھر ترجمہ اور اصل کتاب کا تقابل کیا جائے کیا ہے کوئی ایسا عیسائی جو اصل انجیل دکھا سکے اور ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اصل انجیل کسی کے پاس بھی نہیں ہے اگر ہے تو از راہِ کرام کوئی عیسائی صاحب ہمیں مطلع کرے۔

۳...... ٭ جب آپ اصل کتاب نہیں دکھا سکتے تو آپ نے یہ ترجمہ اپنے ذہن سے کیا ہے یا کسی اور ذریعے سے جب کہ کتاب موجود نہ تھی تو ترجمہ کا کیا معنی آپ کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ واقعی یہ چند پادریوں کی اختراعات ہیں اور ان میں حقیقت کی بوتک بھی ناپید ہے چہ جائیکہ یہ حقیقی کتاب ہو۔

۴...... ٭ جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ انجیلیں کلام الٰہی نہیں تو ان کی طرف دعوت دینا یا ان کو کلام الٰہی ٹھہرانا کیا صحیح ہے اور ایک مذہب کے مبلغ کو اتنا دروغ روا ہے کیا یہ آپ کی تگ ودو، بے جا کوشش، مشن ہسپتالیں، اسکول، غیر متناہی لٹریچر اور بیشمار سوسائٹیاں اَن گنت کارکن اور لاتعداد رقم کا صرف کس لئے ہے کیا آپ کی دعوت کلام اللہ کی طرف ہے یا پادریوں کے کلام کی طرف یہ ثابت ہو چکا کہ انجیل اللہ تعالیٰ کی کلام نہیں تو لازماً آپ چند انسانوں کی کلام کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں تو یہ اظہر من الشمس ہو گیا کہ آپ کی تمام کوششیں گروہ بندی اور سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کی ہیں اور اس طرح آپ اپنی جماعت کو پھیلا کر محض سیاسی استحکام حاصل کرنا چاہتے ہیں اگر آپ واقعی حق پسند ہیں تو آیئے مذہب اسلام کی طرف کہ آپ کو ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا جائے گا اور آپ پر یہ ثابت ہو جائے کہ جناب محمد مصطفیٰ (ﷺ) واقعی وہ سچے رسول ہیں جن کی تشریف آوری کی خبریں انجیل نے دی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جن کی حقانیت کے متعلق طویل وعریض خطبات دیئے ہیں اگر آپ کو اس چیز پر یقین نہیں آتا تو آپ کے پادری حضرات بھی اس چیز کو اپنی انجیلوں میں لکھ گئے ہیں۔

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ میں آیت سولہویں ملاحظہ ہو۔

"اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے"۔ لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع کے لکھے ہیں تو اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایسا آنے والا کون ہے جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی جس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو لازماً وہ جناب محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی ذات اقدس ہے۔

(یوحنا باب چودہ آیت ۱۹) ملاحظہ ہو "اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں"۔ اس مقام سے ظاہراً معلوم ہو گیا کہ آپ کا مقصد نبی آخر الزمان (ﷺ) کی ذاتِ اقدس ہی تھی اور آپ نے اپنی امت کو آپ کی آمد کا کس طرح منتظر بنایا اور شوق دلایا اور دنیا کا سردار فرما کر یہ تصریح فرما دی کہ آپ سید العالمین ہوں گے۔

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۷) ملاحظہ ہو "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا"۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ حضور اکرم (ﷺ) خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کا ظہور تب ہی ہو گا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے جائیں گے۔

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳) ملاحظہ ہو "لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد "وما ینطق عنھا لھوی ان ھو اللہ یوحی" کی صفت سے موصوف اور غیب کی خبریں دینے والے آقائے نامدار مدنی تاجدار (ﷺ) ہی تو ہیں۔

۵...... جس انجیل کے اوپر حوالے درج کئے گئے ہیں اگر یہ انجیل ہے تو عیسائی حضرات عیسیٰ علیہ السلام کے فرامین پر عمل کیوں نہیں کرتے! اور اگر صحیح انجیل نہیں تو ہمارا

مدعیٰ ثابت ہوگیا ہے اگر آپ اسے انجیل مانتے ہیں تو اس پر عمل کیوں نہیں کرتے آپ کا نبی آخرالزمان (ﷺ) پر ایمان نہ لانا کتاب اللہ اور ارشاد عیسیٰ علیہ السلام سے انحراف ہے لازماً آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یا تو یہ انجیل نہیں اور اگر انجیل ہے تو آپ مسیحی نہیں کیونکہ اگر نبی کی کلام سے روگردانی ایمان ہے تو آپ بڑے مومن ہوئے ورنہ آپ قطعی ایمان کا دعویٰ نہیں کر سکتے چہ جائیکہ مسیحی ہونا ہے کوئی مسیح جو مذکورہ بالا سوالات کا رد کر سکے یا تسلی بخش جواب دے سکے؟ اے عیسائیو! اگر تمہارے دلوں میں ذرہ بھر انصاف ہے اور ادنیٰ تامل کر سکتے ہو تو خدائے عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے ذرا غور کرو اور اپنی اور سادہ لوح مسلمانوں کی زندگیوں کو برباد نہ کرو اور اپنے عزیز جسموں کو دوزخ کا ایندھن نہ بناؤ کیا آج کل جو آپ کے اعمال ہیں ان کے باوجود تم نجات کے خوش کن خیالات میں مبتلا ہو کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں کہ ہر انسان کو اس کے عمل کے مطابق بدلہ ملے گا۔

(انجیل متی باب ۱۶ آیت ۲۷) ملاحظہ ہو" ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا" تو معلوم ہوا کہ مسیحی حضرات کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے گا تو پھر آپ کفر کیوں کرتے ہیں کیا عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات یہی ہیں جہاں کا کفر و شرک، بدمعاشی، زنا، لواطت، جوابازی، شراب نوشی، خنزیر خوری، القصہ دنیا کا وہ کون سا گندہ فعل ہے وہ کون سی بدمعاشی ہے جو دور حاضر کے عیسائیوں میں نہیں پائی جاتی چوری اور پھر سینہ زوری ایک تو کثیر نصائح کے آپ مرتکب ہیں اور مزہ یہ ہے کہ انہیں پھر آپ شریعت عیسوی کا رنگ دیتے ہیں۔

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

۶...... اگر موجودہ انجیلیں واقعی انجیل کا ترجمہ ہیں تو ان میں بیشمار تضاد پایا جاتا ہے اور جو کلام متضاد ہو وہ قابل عمل نہیں ہوتی اور بے مقصد تکرار (Repeatation) کلام کے ضعف کا آئینہ دار ہوتا ہے موجودہ انجیلوں میں چونکہ تضاد ہے اس لئے نہ تو یہ کلام قابل قبول ہے اور نہ ہی یہ کلام الٰہی ہو سکتی ہے کلام الٰہی ہر قسم کے نقائص سے پاک ہوتی ہے (چونکہ اختصار ملحوظ ہوتا ہے اس لئے بندہ انشاء اللہ تضاد کی مثالیں آئندہ شائع ہونے والے رسالے میں بیان کرے گا) چونکہ اس میں

تضاد ہے لہٰذا یہ کلام الٰہی نہیں کیونکہ آج کل عام طور پر چار انجیلیں دکھائی جاتی ہیں اور ہر ایک کے لئے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ اصل انجیل کے ترجمے ہیں تو مسیحی حضرات سے گزارش ہے کہ ان چاروں میں جو اختلاف ہے کم از کم اسے ختم کیا جائے یا کسی ایک کے متعلق دعویٰ کیا جائے اگر آپ ایک کے لئے دعویٰ کریں گے تو پھر بھی خلاصی مشکل ہے کیونکہ ہر ایک کتاب کی عبارتوں میں زبردست اختلاف ہے اس جملہ بحث کا حاصل یہی ہے کہ موجودہ انجیلیں کلام الٰہی پر مشتمل نہیں اور نہ اصل انجیل کا یہ ترجمہ ہیں ورنہ جو تمام اعتراضات ترجمہ پر ہوئے وہی تمام اعتراضات انجیل شریف پر ہوں گے اور یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اصل انجیل ان تمام خرابیوں سے پاک ہے اور موجودہ انجلیں انسانی کلام اور غلطیوں کا مرقع ہیں۔

﴿عیسائیوں کی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں﴾

..........................☆☆..........................

مسیحی حضرات سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اقدس بھی نہ بچ سکی اور ان لوگوں نے ذات باری تعالیٰ کے متعلق بھی گندے خیالات کا اظہار کیا۔

ملاحظہ ہو !(پیدائش باب ٦ آیت نمبر ٦)''خدا انسان کو پیدا کر کے پچھتایا اور دلگیر ہوا''۔

''کیونکہ خدا کی بیوقوفی آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے''۔(نمبرا کرنتھیوں باب ا آیت ٢٥)

آپ خود ہی خیال فرمائیں کہ جن لوگوں کے نزدیک (العیاذ باللہ) ذات وحدہٗ لاشریک بیوقوف ہوسکتی ہے کیا اس کے باوجود وہ لوگ ایمان کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

قطعاً نہیں

..........................☆☆..........................

﴾عیسائیوں کی انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں﴿

☆☆

مسیحی حضرات کے پنجئہ استبداد سے انبیاء کرام کی ذات قدسیہ بھی محفوظ نہ رہ سکیں اور ان معصوم لوگوں پر بھی ایسے اتھام والزام لگائے گئے ہیں کہ ایک صاحب ایمان میں ان کے سننے کی قوت بھی نہیں **ملاحظہ ہو** !(پیدائش باب ۱۹ آیت نمبر ۳۰) اور لوط ضغر سے اپنی دونوں بیٹیوں سمیت نکل کر پہاڑ پر جا رہا کیونکہ ضغر میں رہنے سے اسے دہشت ہوتی اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے تب پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور ان پر کوئی مرد نہیں جو دنیا جہاں کے دستور کے موافق ہمارے پاس اندر آئے آؤ ہم اپنے باپ کو مئے پلائیں اور اس سے ہم بستر ہوویں تاکے اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مئے پلائی اور پلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی پر اس نے اس کے لیٹتے اور اٹھتے وقت اسے نہ پہچانا اور دوسرے روز ایسا ہوا کہ پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات تو میں اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی آؤ آج رات بھی اس کو مئے پلائیں اور تو بھی جا کے اس سے ہمبستر ہو کہ اپنے باپ کی نسل باقی رکھیں سو اس رات کو بھی انہوں نے اپنے باپ کو مئے پلائی اور چھوٹی اس سے ہمبستر ہوئی اور اس نے اس کے لیٹتے اور اٹھتے وقت اسے نہ پہچانا سو لوط کی دونوں بیٹیاں اس سے حاملہ ہوئیں اور بڑی نے ایک بیٹا جنا اور اس کا نام موآب رکھا وہ موآبیوں کا جواب تک ہیں باپ ہوا اور چھوٹی نے بھی ایک بیٹا جنا اور کا نام بن عمی رکھا وہ بنی عمون کا جواب تک ہیں باپ ہوا۔

قارئین حضرات! ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر خیال فرمائیں کہ نبی کی شان میں اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے۔(**لا حول ولا قوة الا باللہ**)

اس سے بڑھ کر اور ستم یہ ہے کہ ''حضرت ردت'' جو موآبی نسل ہیں۔(نمبرا ردت باب ۲ آیت ۳۲، نمبرا ردت باب ۲ آیت نمبر ۲،۶) یہ حضرت ایسی و

حضرت داؤد و حضرت سلیمان اور باقی انبیائے بنی اسرائیل و حضرت یسوع مسیح کی جدہ محترمہ ہیں۔ یعنی مذکورہ بالا جمیع عبارتوں کا مقصد انبیاء بنی اسرائیل کی توہین کرنا ہے اور ثابت کرنا ہے کہ عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔(استثنا باب ۲۳ آیت نمبر۳) یعنی موآب اور بنی عم کی نسل قیامت تک خدا کی بادشاہی میں نہیں آسکتی کہ وہ نبی نہیں بن سکتے ان معصوم لوگوں پر جنکی ذوات کریم عیبوں اور گناہوں سے پاک ہیں ان پر محض اس لئے کیچڑ اچھالنا اور ان کے متعلق اتنے قبیح الفاظ محض اس لئے کہنا کہ ان کی نبوت ثابت نہ ہو سکے کیا ظلم عظیم اور بے مثال غداری نہیں تو اور کیا ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا　　کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست گستاخی

☆☆

آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی حضرات عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا جب بیٹا مانتے ہیں تو آپ کے متعلق عیسائیوں کے کیا خیالات ہیں۔(گلتیوں باب ۳ آیت نمبر۱۳) مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔

(استثنا باب ۱ آیت نمبر۲۳)''وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے ملعون ہے''

افسوس صد افسوس! عیسائیوں کی عقل پر جو ایک طرف عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور دوسری طرف ان کو ہی ملعون کہتے ہیں۔(العیاذ باللہ)

آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں لعین یعنی ملعون سے بری گالی نہیں پائی جاتی ذلیل ترین انسان کو بھی ملعون نہیں کہا جاتا چہ جائیکہ ایک مقدس نبی یا رسول کو۔ ساتھ یہ مزہ کہ شریعت کو بھی لعنت ثابت کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو لعنتی اور شریعت کو لعنت ثابت کر کے اپنے لئے تمام قیودات شرعی کا خاتمہ کر دیا۔

مختصر طریقہ پر عیسائیوں کے نظریات و عقائد کا اجمالی خاکہ جو آپ کے

سامنے پیش کیا گیا امید ہے کہ اہل درد حضرات اس کتابچے کو زیادہ سے زیادہ مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے اور ہم اپنی وسعتوں کے مطابق اس کتابچے کو آئندہ شائع ہونے والے کتابچوں کو جمع کر کے ان مسلمان بھائیوں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے جنھوں نے اپنی سادگی کے باعث یا مساوی ترقیوں کے جھانسے میں یا دنیاوی لالچ میں عیسائی مذہب اختیار کیا ہے یا اپنے بچوں کو عیسائیوں کے اسکولوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل کراتے ہیں لیکن انہوں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ آخر انہیں اسکولوں میں کیا سکھایا جاتا ہے یقین جانیے کہ علی الصبح ان کو خدا اور رسول (ﷺ) کا نام لینے کے بجائے روح القدس کے ترانوں پر مجبور کیا جاتا ہے اور بائیبلی تعلیمات ان کے ذہن میں ٹھونسی جاتی ہیں آخر وہ معصوم اپنے لاأبالی کے دور میں اپنے مذہب اسلام کو خیر باد کہہ بیٹھتے ہیں اور بڑے ہو کر پھر وہ پکے عیسائی بن جاتے ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائیو! خدا کا خوف کرو اور ان چندروزہ ترقیوں اور سہولتوں کے پیچھے پڑ کر اپنے پیارے ''مذہب اسلام'' کو چھوڑ کر ایک ایسے مذہب کا رخ نہ کرو جس کی بنیاد خیالی اور حقیقت سے بالکل کھوکھلی ہے عیسائی مذہب میں جا کر تم سے دینی دنیوی اخلاقی جمیع قدریں ختم ہو جائیں گی اور پھر محض آپ بے حیائی و بے ایمانی کا مجسمہ بن کر رہ جائیں گے ''حقیقی ترقی اور عزت اسلام میں ہی ہے''۔

(قرآن پاک)

''انتم الاعلون ان کنتم مومنین'' ۔''مومن کی حیثیت سے ہی تم عزت مند ہو سکتے ہو''۔ اور عیسائی صاحبان سے بھی پرزور گزارش ہے کہ آپ اپنے مذہب کا نگاہ عمیق سے مطالعہ کریں اور اس کے بعد اسلام و عیسائیت کا تقابل کر کے جو مذہب پسند اور مضبوط اور حق نظر آئے اسے اختیار کریں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

﴿سید محمد جمال الدین کاظمی غفرلہٗ﴾